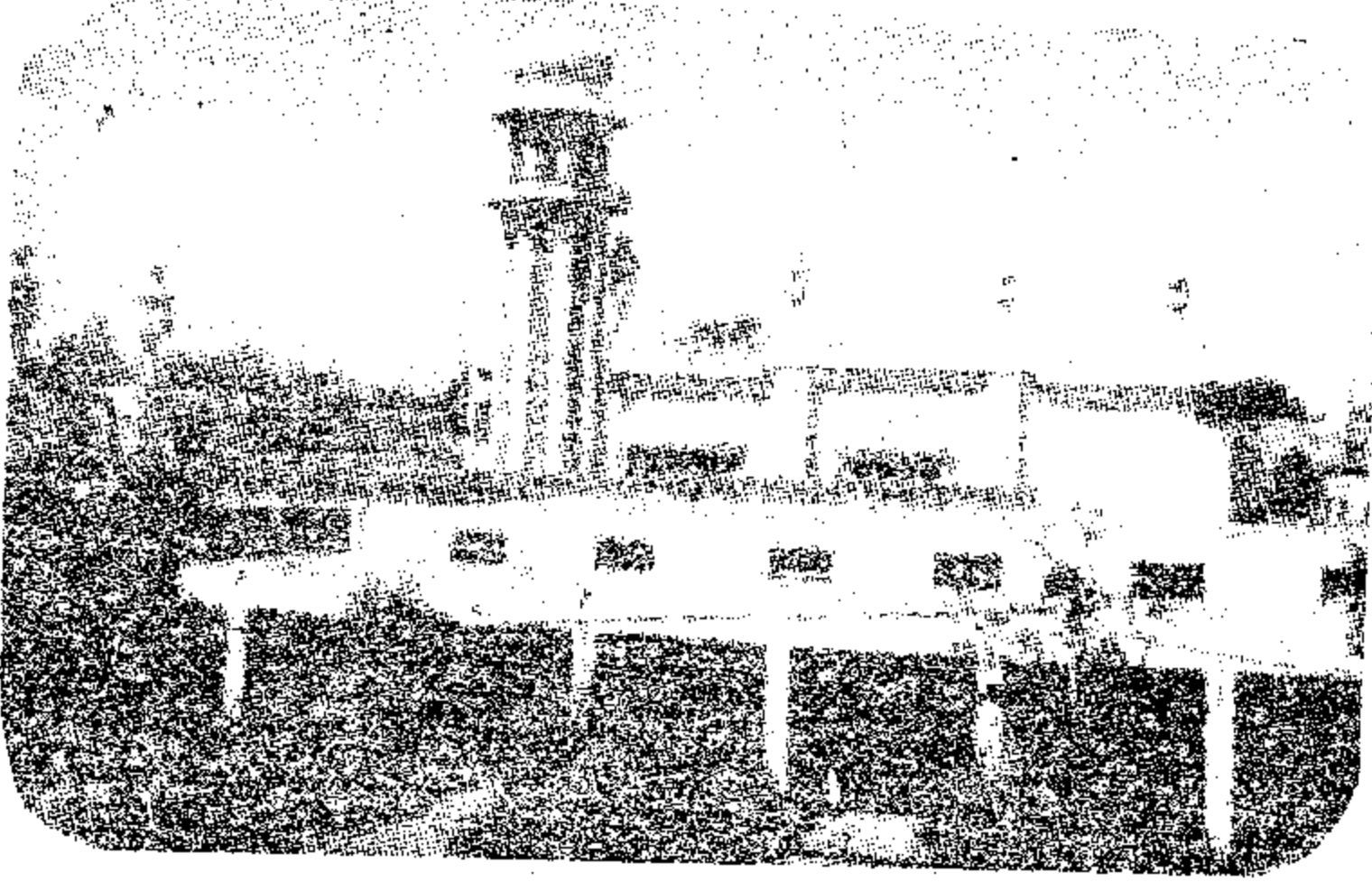


منبٹ : مولانا عبدالقیوم حقانی



جہاد افغانستان

(۱)

دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ اور زعماء جہاد کی
بعض مجالس کی جھلکیاں

جنوری ۱۹۸۳ء کی چوبیسویں تاریخ تھی کہ اقترابِ معمول حقانی السن شرح اردو جامع السنن (حضرت اقدس
شیخ الحدیث مدظلہ کے آٹھویں ترمذی) کا سطورہ لیکر آپ کو سنانے کی غرض سے حاضر خدمت ہوا، عصر کی نماز کا وقت
تھا، مسجد میں داخل ہوتے ہی حضرت شیخ پر نظر پڑی تو دیکھا کہ جہاد افغانستان کے ایک بڑے عمامہ جنگ کے
امیر مولانا جلال الدین حقانی (فاضل رسالہ مدرس دارالعلوم حقانیہ کوثرہ) اور ان کے رفقاء کے علاوہ جہاد افغانستان
کے چند دیگر زعماء اور مجاہدین جو جدید آتشیں اسلحہ سے لیس تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے مصافحہ اور معانقہ
کر رہے ہیں۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت اقدس شیخ الحدیث اور جہاد افغانستان کے آئے ہوئے زعماء کے
درمیان جو مکالمہ ہوتا رہا، حسبِ وعدہ اسکی کچھ مزید جھلک نذرِ قارئین ہے جس سے جہاد افغانستان کے اہم ترین
چشم دید واقعات اور دیگر کئی پہلو سامنے آجاتے ہیں۔

مولانا جلال الدین حقانی :- احقر دارالعلوم سے آنے والے احباب سے آپ کی خیریت، دارالعلوم
کے حالات اور کیفیت دریافت کرتا رہتا ہے۔ صدر صاحب مرحوم (مولانا عبدالحلیم زردوبی) کی وفات تمام عالم
اسلام بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کیلئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کوٹ کر وٹ کر رحمتوں سے
نوازے۔

حضرت شیخ :- میں ہمیشہ آپ حضرات کے حالات دریافت کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر ان فضلاء
واحباب کی خیریت اور عافیت کی اطلاع کے لئے بے تاب رہتا ہوں جو اس وقت محاذِ جنگ پر دشمن سے
برسرِ پیکار ہیں۔ ظالم دشمن کے مقابلہ میں آپ حضرات کو اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل ہے۔ اور تین سال سے جو
غیبی فتوحات اور نصرت و کامیابی سے باری تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے۔ دل سے دعائیں کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ

جہاد افغانستان

استقامت علی الدین عطا فرامی۔ اور اس میں مزید ترقی ہو۔ ”اللهم زد فزده“ خدا تعالیٰ یوماً فیوماً ترقی دے۔ آمین

مولانا جلال الدین حقانی :- جہاد، مشکلات اور امتحان کا نام ہے۔ امتحان اس لئے لیا جاتا ہے تاکہ لوگوں میں تمیز پیدا ہو۔ اپنے اور غیر کی پرکھ ہو جائے۔ آپ نے سبق پڑھا یا تھا کہ جب سونا آگ میں ڈالا جاتا ہے، تب قیمتی بنتا ہے۔ کپڑے جس قدر مارے اور رگڑے جائیں اسی قدر ان کی صفائی اور سحرانی خوب ہوتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں حکمتوں میں شاید ایک یہ بھی ہو کہ مشکلات اور مصائب کی بھٹی میں ڈال کر غاص سونا بنا دیا جائے۔ الحمد للہ۔ مجاہدین کا ایمان مضبوط، حوصلہ بلند، دہارت بخت اور بہادری اپنے عروج پر ہے۔ ہم میں جب کوئی شہید ہو جاتا ہے تو ہم کبھی بھی مایوس اور ناامید نہیں ہوتے جہانے واسے کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے ایسے ساتھی کھڑے کر دیتے ہیں جن کا عزم استقامت اور سختگی پہلوں سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت! اب تو مجاہدین کو پہلے سے کئی گنا زیادہ تجربہ حاصل ہو گیا ہے۔ طیاروں، ٹینکوں، زہریلی گیسوں اور دشمن کے حملوں سے مرعوبیت ختم ہو چکی ہے۔ ان ساری چیزوں کا مقابلہ اور ان سے ہر قسم کا تقاضا اب عادت بن گئی ہے۔ اوائل میں مجاہدین کو میدان جنگ میں دشمن کے مقابلہ کا تجربہ نہیں تھا۔ اب تو جہاد اللہ خوب تجربہ ہو گیا۔ اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حضرت الشیخ :- جہاد افغانستان سے پہلے روس کا عالم اسلام پر بہت زیادہ رعب تھا۔ مگر آپ حضرات کی قربانیوں اور مجاہدین کی بے مثال شجاعت و استقامت نے روس کو پورے عالم میں ذلیل رسوا کر دیا۔

مولانا جلال الدین حقانی :- اب تو ہر طرف سے جہاد کی برکتوں اور نقد ثمرات کا ظہور ہو رہا ہے۔ پہلے ہمارے اندر جو لوگ فسق و فجور اور ضلالت و فساد میں مبتلا رہتے تھے اب وہ توبہ کر کے دینی زندگی اختیار کر چکے ہیں۔ پہلے جن لوگوں پر دنیا کی حرص سوار تھی اور مقصد زندگی کسب دنیا تھا۔ اب ان کا مقصد زندگی دین ہے۔ اب دنیا کا کسب نہیں کرتے مگر دنیا پہلے سے زیادہ مل رہی ہے۔ الحمد للہ اب تو مجاہدین نے روسیوں سے جنگ کر کے ان ہی کا اسلحہ بھی فراہم کر لیا ہے۔ اس کو استعمال کرنے کی ترکیبیں بھی سیکھ لی ہیں۔ اب دشمن میں بھی خوب اختلاف پڑ گیا ہے۔ اور ان کی جڑیں کھوکھلی ہو گئی ہیں۔

حضرت الشیخ :- آج کل آپ کا مرکز کہاں ہے؟

مولانا جلال الدین حقانی :- ہم نے سرور داؤد کے دور حکومت میں ہجرت کی تھی ہمیں حکومت نے گھر دئے تھے جو افغانستان کی سرحد کے ساتھ ہیں۔ تاہم اکثر قیام افغانستان میں ہوتا ہے۔

جہاد افغانستان

ہمارا منطقه پہاڑی ہے۔ جہاں حکومت کے فون وغیرہ کے نظام کو توڑ دیا گیا ہے جب دشمن کے جہاز ہمارے منطقه پر مبارہی کرتے ہیں تو وہ بھی بہت دور سے۔ ہمارے علاقہ میں امیر عبدالرحمن کے دور حکومت سے تاحال سرکاری نظام نہیں ہے۔ اب ہمارے مجاہدین نے اپنے اسلامی نظام کے تحت جگہ جگہ شفا خانے کھولے ہیں۔ شرعی عدالتیں اور رفاہ عامہ کے ادارے بھی قائم کئے ہیں۔

حضرت الشیخ :- مجاہدین کے مختلف گروہ اور احزاب کا جو آپس میں اختلاف.....

مولانا جلال الدین حقانی :- مجد اللہ جہاد کے دوران میدان جنگ میں تمام احزاب کا ہاتھ ایک ہوتا ہے۔ غزنی، وردنگ اور پکتیا میں مجاہدین کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے سب ہمکار اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

ہمارے منطقه پکتیا میں آجکل خوب برف پڑ رہی ہے۔ مجاہدین تو برف کے عادی ہیں، مگر روسی دشمن کی فوجوں کو زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ آجکل مجاہدین دشمن کے مختلف کاروانوں پر آسانی سے حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور کابل کے اندر رہنے والے مجاہدین داخلی طور پر دشمن پر رات کو حملہ کرتے ہیں۔ مجاہدین نے کابل میں بجلی وغیرہ کی لائنیں کاٹ دی ہیں۔ باہر سے لکڑی بنا کر دی ہے۔ نام نہاد کارمل حکومت اور اس کے کارندے سخت تکلیف اور مصیبت سے دوچار ہیں اندر سے بجلی بند ہے اور باہر سے لکڑی بند۔

حضرت الشیخ :- (حامزین سے) ہم سنتے رہتے ہیں کہ روسی فوج میں ہمارے یہ فاضل مولانا جلال الدین حقانی ٹینک دشمن اور ٹینک شکن کے نام سے مشہور ہیں۔ دشمن کی فوج میں جب بھی مولانا جلال الدین حقانی کی آمد کی افواہ اڑادی جاتی ہے۔ تو فوج کا ٹینک بردار حصہ ٹینکوں سمیت بھاگنے اور اپنے کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا کی شان! کہ ٹینک بھی ہمارے مولانا جلال الدین حقانی کے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتے۔

(جلال الدین حقانی سے) مولانا! آپ کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس کے استعمال.....

مولانا جلال الدین حقانی :- حضرت! آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو تو مسمیٰ میں کنکریاں لیکر و شاہت الوجہ پڑتے ہوئے دشمن کی طرف پھینکو اور اسی دوران وجعلنا من بین ایدہم سدا ومن خلفہم سدا فاعشینا فھم لا یبصرون۔ "بھی پڑھتے رہو تو رب تقدیر دشمن کے سامنے دیواریں کھڑی کر دے گا۔ بس! یہ آپ کا بتایا ہوا وظیفہ ہے اور اس وقت میرے پاس سب سے بڑا ہتھیار یہی ہے۔ میدان کارزار میں میں اور میرے رفقاء اسکی بے شمار برکتیں اپنی آنکھوں سے شاہد کرتے ہیں۔ (حضرت الشیخ نے مجاہدین کے ایک وفد کو یہ وظیفہ بتاتے ہوئے اس کا پس منظر اور اس کے مختلف ادوار میں فوائد و ثمرات پر تفصیل سے گفتگو کی تھی جو آئندہ کسی مجلس میں پیش کر دی جائے گی۔)

حضرت الشیخ :- آپ کے منطقه پر روسی دشمن کے حملوں اور ان سے دفاع کی کیا صورت ہے۔

بقیہ صفحہ ۵ پر

مولانا جلال الدین حقانی :- حضرت! روس نے افغانستان پر حملہ کے وقت جو منصوبہ اور اس کے تحت جو نقشہ بنایا تھا اس میں افغانستان کی ہم ان کے لئے چھ ماہ سے بھی کم عرصہ کی تھی، عراق تو ویسے بھی روسی اسلحہ کی مارکیٹ ہے۔ علاقائی اعتبار سے ایران پر افغانستان کا محاصرہ ہے۔ جب (خدا نخواستہ) افغانستان روس کے قبضہ میں چلا جائے تو پھر اس کے لئے ایران اور اسی راستے نیلج اور تیل کے ذخائر پر قبضہ آسان ہے روس صرف افغانستان پر قبضہ کے خیال سے یہاں نہیں آیا بلکہ وہ اس راستے مشرق وسطیٰ اور پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ روسی حکمرانوں کو کبھی یہ وہم بھی نہیں گذرا تھا کہ افغانستان کی ہم میں اس قدر وقت لگے گا اور جان و مال کا نقصان ہوگا۔ اب تو روسی حکومت سے وہاں کے عوام بھی نفرت کرنے لگے ہیں۔ اور ان کو ویٹ نام کی طرح افغانستان چھوڑ دینے کا انجام نظر آنے لگا ہے۔

افغانستان میں روسی فوج عیاش اور مست ہو گئی ہے۔ جبکہ روس میں ان کو عیش و عشرت کے مواقع کم ملتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہاں رقم اور نقدی عام افراد کو حاصل نہیں ہے نہ اپنی مرضی سے خرید سکتے ہیں اور نہ بیچ سکتے ہیں، یہاں ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ، افیون بھنگ چرس اور شراب ان کو آسانی سے میسر ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اب تو روسی فوج اپنے ہاتھوں سے مجاہدین کو اسلحہ دیتی اور چرس و شراب لیتی ہے۔ یہاں روسی فوج کا نظم و ضبط ختم ہو چکا ہے۔ ان کے سپاہی نشہ کے عادی ہو گئے ہیں۔ گاڑیاں اور ٹینک چلائے وقت نشہ میں دھت رہتے ہیں

اسی دوران مجاہدین نے حضرت اقدس کی خدمت میں خشک میوؤں کے ہدایا پیش کئے۔
حضرت الشیخ :- آپ نے یہ تکلیف کیوں اٹھائی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ کی خدمت میں تحائف پیش کریں بلکہ آپ کی خدمت میں تو ہمیں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا چاہئے۔

مولانا جلال الدین حقانی :- حضرت! آپ تو مجاہد المجاہدین ہیں اور یہ سارا جہاد اور مجاہدین کا کردار، سب آپ کی برکت سے ہے ہم نے جہاد اور میدان جنگ میں دشمن سے مقابلہ کا سبھی بھی باقاعدہ ٹریننگ کے طور پر آپ سے سیکھا ہے۔ ۱۹۷۹ء میں یہاں کے الیکشن کے زمانہ میں میں نے پورے خشک علاقہ کا دورہ کیا تھا، ہر قسم کے میدان سرکٹے تھے۔ اس وقت سے جہاد کا شعور پیدا ہوا اور پھر آپ کے درسوں سے اس میں مزید خشکی آتی گئی۔

حضرت الشیخ :- (حاضرین سے) جی ہاں۔ یہ مولانا جلال الدین حقانی الیکشن کے زمانہ میں جب یہاں دارالعلوم حقانیہ میں زیر تعلیم تھے تو انہوں نے بڑا مجاہدہ کیا تھا۔ پورے خشک علاقہ اور اس کے قریب قریب یہی پہنچے تھے اور اب تو ماشاء اللہ۔۔۔۔۔

جہاد افغانستان

۱۰

(مجاہدین سے) مجھے تو آپ پر اور تمام مجاہدین فضلاء حقانیہ پر افتخار ہے۔ آپ لوگ ہمارے لئے آخرت کا ذخیرہ ہیں، ہم تو ربِ قدیر کی بارگاہ میں رو رو کر یہ دعا کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی غیبی نصرتوں سے نوازے اور خونخوار ظالم دشمن کے مقابلہ میں فتح میں عطا فرماوے۔

مولانا جلال الدین حقانی :- ہمارے منطقہ میں مجاہدین کے قائدین، علاقہ کے علماء اور مختلف محاذ جنگ کے امراء، دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء ہیں۔ مولانا گل رحمن حقانی مولانا حبیب الرحمن حقانی مولانا محمد عمر اخوندزادہ حقانی، سب حقانیہ کے فضلاء ہیں اور یہ جو آپ کے سامنے تشریف فرما ہیں مولانا احمد گل حقانی ہیں۔ جو طالب علمی کے زمانہ میں آپ کی اس مسجد میں (دارالعلوم کی قدیم مسجد) رہا کرتے تھے، جہاد میں مجروح بھی ہوئے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کے صدقہ انہیں جلد شفا عطا فرمائی۔

حضرت الشیخ :- جی ہاں! یہ بڑے مخلص انسان ہیں خدا تعالیٰ ان کی زندگی علم اور عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

(مولانا احمد گل حقانی سے) ہمارے مولانا اللہ نور صاحب کا کیا حال ہے۔

مولانا احمد گل حقانی :- انہوں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی ہے تاہم میدان جنگ میں مجاہدین کا خوب ساتھ دے رہے ہیں، تبلیغ اور جہاد کی ترغیب میں مصروف رہتے ہیں۔ اچھے خطیب اور بہترین مبلغ ہیں، ابھی عید سے قبل ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی۔

حضرت الشیخ :- پشاور میں کتنے روز ٹھہرنا ہے۔

مولانا جلال الدین حقانی :- آٹھ دس دن قیام کا ارادہ ہے۔ اور ہاجرین کے کچھ مسائل میں حضرت دعا فرمادیں کہ باری تعالیٰ کامیابی عطا فرماوے۔

حضرت الشیخ :- جی ہاں آپ کیلئے تو ہر لمحہ دعا گو رہتا ہوں میرے دل کی ہر دھڑکن اور رواں س آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ لوگ نہ ہوتے تو آج روسی فوجیں خلیج میں ہوتیں اور مشرق وسطیٰ پر روس کا قبضہ ہوتا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ یہود شام اور پھر مدینہ منورہ تک تاراج کریں گے، مجھے اندیشہ رہتا تھا کہ کہیں روسی یہودی اس کا مصداق نہ ہوں۔

الحمد للہ کہ آپ حضرات نے سرخ خونی سیلاب کے مقابلہ میں مضبوط بند باندھ دیا ہے، خدا تعالیٰ آپ کا محافظ ہو۔

(جاری ہے)